ان حالات میں کفّارِ مکّہ کا ایک سردار ابوسفیان ایک بڑا تجارتی قافلہ لے کر ملکِ شام گیا۔ اس قافلے میں مکّہ مکرّمہ کے قریباً ہر فرد نے سونا چاندی جمع کر کے تجارت میں شرکت کی۔ یہ قافلہ ایک ہزار اُونٹوں پر مشتمل تھا اور کئی ہزار دینار کا سامان لا رہا تھا۔ اس قافلے کی حفاظت کے لیے کئی مسلح افراد متعین تھے۔ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اس قافلے کی ملکِ شام سے واپسی کا پتا چلا تو حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے چیلنج کے مطابق آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس قافلے پر حملے کی غرض سے اسلامی لشکر ترتیب دیا تاکہ کفّارِ مکّہ کو سبق سکھایا جا سکے۔ اس اسلامی لشکر میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کی تعداد تین سو تیرہ (313) تھی۔ ان کے پاس کل ستّر (70) اُونٹ، دو گھوڑے اور ساٹھ (60) زرہیں تھیں۔ اس مختصر سامان کے ساتھ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ منوّرہ سے نکلے۔

جب ابوسفیان کو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ارادے کا علم ہوا تو اس نے ایک تیز رفتار ایلچی ابوجہل کے پاس بھیج کر اس واقعے کی اطلاع دی اور اسے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کرنے کا مشورہ دیا۔ مزید برآں وہ اپنے قافلے کا راستہ بدل کر بحرِ احمر کے ساحل کی طرف نکل گیا تاکہ وہاں سے چکر کاٹ کر مکّہ مکرّمہ پہنچ سکے۔ ابوجہل نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ایک بڑا لشکر تیار کیا اور مدینہ منوّرہ پر حملے کی خاطر روانہ ہو گیا۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جب خبر ملی کہ ابوسفیان تو قافلہ لے کر نکل چکا ہے اور ابوجہل ایک ہزار افراد پر مشتمل لشکر لا رہا ہے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ سے مشورہ کیا۔ سب نے یہی رائے دی کہ اب مشرکین سے ایک فیصلہ کُن معرکہ ہو جانا چاہیے۔ بدر کے مقام پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد اور ساز و سامان دشمنوں کے مقابلے میں بہت کم تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔ ابوجہل سمیت قُریش کے ستّر سردار مارے گئے، ستّر افراد گرفتار ہوئے اور باقی لوگ میدانِ جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

## سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ: مضامین اور علمی و عملی نِکات

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کا مرکزی مضمون "اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے آداب و فضائل کا بیان اور صلح و جنگ کے احکام کی وضاحت" ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات بھی یاد دلائے ہیں۔ مسلمانوں نے جس جاں نثاری کے ساتھ یہ جنگ لڑی ان کی تعریف اور حوصلہ افزائی بھی فرمائی ہے۔ ساتھ ساتھ اُن کمزوریوں کی نشان دہی بھی کی گئی ہے جو اس جنگ میں سامنے آئیں۔ آئندہ کے لیے ایسی ہدایات بھی دی گئی ہیں جو ہمیشہ مسلمانوں کی کامیابی اور فتح و نصرت کا سبب بن سکتی ہیں۔ جہاد اور مالِ غنیمت کی تقسیم کے بہت سے اَحکام اس سورت میں بیان ہوئے۔

غزوۂ بدر اصل میں کفّارِ مکّہ کے ظلم و ستم کے پس منظر میں پیش آیا تھا۔ اس لیے سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں ان حالات کا بھی ذکر کیا گیا ہے جن میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مکّہ مکرّمہ سے ہجرت کا حکم ہوا۔ نیز جو مسلمان مکّہ مکرّمہ میں رہ گئے تھے اُن کے لیے ضروری قرار دیا گیا کہ وہ بھی ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ آجائیں۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے مضامین کو نِکات کی صورت میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے:

- ★ سورت کے آغاز میں مسلمانوں کو تقویٰ، اِطاعتِ حق، ذکرِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ پر توکّل کی تعلیم دی گئی ہے۔
- ★ سورت کے آغاز اور اختتام پر سچے اہلِ ایمان کی صفات بیان کی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایات کے وعدے کا ذکر ہے۔
- ★ غزوۂ بدر میں فرشتوں کے نزول کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد کا تذکرہ کیا گیا ہے۔
- ★ اللہ تعالیٰ اور حضورِ اقدس خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و فرمانبرداری کا حکم بہت تاکید کے ساتھ دیا گیا ہے۔
- ★ جہاد میں ثابت قدمی کی تلقین کے ساتھ ساتھ کفّار سے میل جول کے ضوابط کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں۔
- ★ باہمی جھگڑوں اور اختلافات کے بُرے نتائج سے خبردار کیا گیا ہے۔
- ★ اہلِ مکّہ اور آلِ فرعون کے کردار میں یکسانیت اور اُن کے انجام سے خبردار کیا گیا ہے۔
- ★ صلح و جنگ کے قوانین اور جنگی قیدیوں کے بارے میں جامع ہدایات دی گئی ہیں۔
- ★ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ہجرتِ مدینہ کے وقت آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی تدابیر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔
- ★ مدینہ منوّرہ کے علاوہ دیگر علاقوں میں مقیم مسلمانوں کو بھی ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ آنے کی تلقین کی گئی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

# علمی و عملی نِکات

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے مطالعے سے جو علمی اور عملی نِکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1. ظاہری وسائل کی بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کرنا اور اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کردینا انسان کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: 9)
2. اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنے سے شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: 26)
3. مال اور اَولاد کی محبّت میں حد سے بڑھ جانا فتنے کا باعث ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: 28)
4. حق و باطل کی کشمکش کے نتیجے میں اہلِ حق اور اہلِ باطل کے درمیان فرق قائم ہوجاتا ہے، یوں کھرے اور کھوٹے الگ الگ کردیے جاتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: 37)
5. دینِ اسلام میں جہاد کا اہم مقصد فتنے کا خاتمہ اور اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کے دین کا غلبہ ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: 39)
6. شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور وہ انھیں بُرے اعمال خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: 48)
7. اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو دشمنوں کے مقابلے کے لیے ہمہ وقت تیار رہنے اور ہر دَور کے تقاضوں اور ضروریات کے مطابق جنگی ساز و سامان کی تیاری اور فراہمی کا حکم دیا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: 60)
8. سچّے ایمان والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت اور اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ وہ آپس میں خیرخواہی اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: 74)

## کیا آپ جانتے ہیں!

سیّد المرسلین خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی برکت سے اُمّتِ مسلمہ دیگر قوموں کے برعکس عذابِ الٰہی سے محفوظ کردی گئی ہے۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ آیت 33 میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۳۳

اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ اُنھیں عذاب دے جب کہ آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) ان کے درمیان موجود ہیں اور اللہ اُنھیں عذاب دینے والا نہیں ہے جب کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔

Web Version of PCTB Textbook